DAR-UL-IFTA
Sharia in Business, Alflah Town, Sadiqabad
Disst. Rahim yar Khan,Pakistan

دارالافتاء

استفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں:

1۔ ایک شخص نے رمضان کے عشرہ اخیرہ کا اعتکاف شروع کرتے وقت جنازہ اور عیادت کے لے جانے کا استثناء کر لیا،
یہ استثناء صحیح ہو گیا یا نہیں؟

2۔ اس استثناء سے یہ اعتکاف نفل بن جائیگا یا مسنون ہی رہے گا؟

الجواب باسم ملهم الصواب

1۔2۔ صورت مسئولہ میں مذکورہ استثناء صحیح نہیں، استثناء کی صورت میں اعتکاف نفل بن جائیگا۔

(کذا فی احسن الفتاوی 4/509)

وفی الشامیة، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، (2/444تا447)

(وحرم علیه) ای علی المعتکف اعتکافا واجبا" (الخروج الالحاجة الانسان) طبیعیة کبول وغائط وغسل لو احتلم ولایمکنه الاغتسال فی المسجد کذا فی النهر (او) شرعیة کعید واذان لو مؤذنا وباب المنارة خارج المسجد" (فلو خرج) ولو ناسیا (ساعة) زمانیة لا رملیة کما مر (بلا عذر فسد)۔

وفی البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب الاعتکاف، (2/526تا528)

ولا یخرج منه الالحاجة شرعیة کالجمعة او طبیعیة کالبول والغائط فان خرج ساعة بلا عذر فسد۔

وفی بدائع الصنائع، کتاب الاعتکاف، بیان رکنه ومحظوراته، (2/283)

ولا یخرج لعیادة مریض ولا لصلاة جنازة لانه لاضرورة الی الخروج لان عیادة المریض لیست من الفرائض بل من الفضائل، وصلاة الجنازة لیست بفرض عین بل فرض کفایة، تسقط عنه بقیام الباقین بها فلا یجوز ابطال الاعتکاف لاجلها۔

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: بندہ عبد القدوس

دار الافتاء صادق آباد

۰۳/ربیع الثانی ۱۴۴۰ھ بمطابق 12/دسمبر 2018ء

دستخط: حضرت مفتی محمد ابراہیم صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح محمد ابراہیم

دستخط: مفتی طارق بشیر صاحب مدظلہم

الجواب صحیح
طارق بشیر

دارالافتاء
فتوی نمبر 10/82
مورخہ ۱۴۴۰/۴/۱۲ھ

Scanned by CamScanner